ریفرینس نمبر: NRL_0527 تاریخ: 03-06-2026

تکبیر کے بعد ذبح سے پہلے چھری تبدیل کرنے اور گفتگو کرنے کا حکم

کیا فرماتے ہیں علماء ومفتیانِ کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ میں جانور ذبح کرنے کے لیے دو چھریاں رکھتا ہوں۔ میں نے ایک بکرے کو ذبح کرنے کے لیے تکبیر پڑھی اور ایک چھری سے ذبح کرنا شروع کیا، لیکن وہ چھری کام نہ کر سکی اور جانور ذبح نہ ہوا۔ پھر میں نے یہ کہہ کر: "جلدی مجھے دوسری چھری دو" دوسری چھری منگوائی، اور دوبارہ تکبیر پڑھنا یاد نہ رہا، پھر اسی سے جانور ذبح کر دیا۔ اس صورت میں وہ جانور حلال ہو گا یا نہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

پوچھی گئی صورت میں ذبح کیا گیا جانور حلال ہے۔

اس کی تفصیل کے لیے دو چیزوں کو سمجھنا ضروری ہے: (1): چھری کی تبدیلی، (2): تسمیہ اور ذبح کے درمیان فصلِ کثیر و قلیل۔

(1) پہلی چیز کے حوالے سے عرض یہ ہے کہ چھری آلۂ ذبح ہے اور ذبح اختیاری میں تکبیر، ذبیحہ پر پڑھی جاتی ہے نہ کہ آلۂ ذبح پر۔ لہذا تکبیر پڑھنے کے بعد چھری تبدیل کرنے سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ یعنی ایک چھری پکڑ کر بسم اللہ پڑھی پھر دوسری چھری سے ذبح کیا تو جانور حلال ہی شمار ہو گا۔

(2) دوسری چیز کے حوالے سے تفصیل یہ ہے کہ قوانین شرعیہ کی رُو سے تکبیر اور ذبح کے درمیان فصلِ کثیر (یعنی زیادہ وقفہ) نہ ہونا ضروری و شرط ہے۔ اگر تکبیر اور ذبح کے درمیان فصلِ کثیر

آجائے اور یاد ہونے کے باوجود دوبارہ تکبیر نہ کہی جائے تو ذبح کیا گیا جانور حلال نہیں ہوتا۔ اور تکبیر و ذبح کے درمیان فصلِ قلیل معاف ہوتا ہے۔ یعنی یاد ہونے کے باوجود دوبارہ تکبیر نہ کہی جائے تب بھی جانور حلال شمار ہوتا ہے۔

راجح و مختار للفتوی قول کے مطابق فصلِ کثیر و قلیل کی حدبندی یہ ہے کہ عرف وعادت میں لوگ جسے زیادہ فاصلہ شمار کریں وہ کثیر ہے اور اگر عرف وعادت میں اسے کم شمار کریں تو وہ قلیل ہے۔ اس تشریح کے مطابق اگر دیکھا جائے تو تکبیر اور ذبح کے درمیان "جلدی مجھے دوسری چھری دو" ہونے والا کلام، ایک تو ذبح سے متعلقہ ہی کلام ہے اور دوسرا یہ کہ یہ مختصر اور قلیل کلام ہے جسے زیادہ سے زیادہ فصلِ قلیل ہی شمار کیا جائے گا۔ لہذا اس کلام کے باوجود جانور حلال ہی شمار ہوگا۔

اس ساری بحث سے قطع نظر اگر ہم تکبیر اور ذبح کے درمیان ہونے والے کلام کو فصلِ کثیر بھی شمار کریں تو بھی مذکورہ صورت میں ذبح کیا گیا جانور حلال ہے؛ کیونکہ دوبارہ تکبیر پڑھنا یاد نہیں رہا اور یاد نہ رہنے کی صورت میں اعتقادِ مسلم ہی تکبیر کے قائم مقام ہوتا ہے۔ اور ذبح کیا گیا جانور حلال شمار ہوتا ہے۔ ان سب احکامات شرعیہ پر بالترتیب جزئیات درج ذیل ہیں:

اگر ذبح کے دوران ایک چھری لی اور تکبیر پڑھنے کے بعد دوسری چھری لے کر ذبح کر دیا تو جانور حلال ہوگا؛ کہ ذبح اختیاری میں تکبیر ذبح پر ہوتی ہے نہ کہ آلۂ ذبح پر، لہذا چھری بدلنے سے ذبیحہ حلال ہی رہے گے، فاکہۃ البستان، فتاوی تاتارخانیہ اور محیط برہانی میں ہے: " وإذا أضجع شاة ليذبحها وأحد السكين وسمى ثم ألقى تلك السكين وأخذ أخرى وذبح بها حل، ولو أخذ سهماً وسمى ثم وضع ذلك السهم ورمى بتلك التسمية.والفرق بينهما أن التسمية في ذكاة الاختيار مشروعة على الذبح لا على الآلة والذبح لم يتبدل بما صنع إنما تبدلت الآلة "ترجمہ: اگر کسی شخص نے ایک بکری کو ذبح کرنے کے لیے لٹایا، چھری تیز کی اور تسمیہ پڑھ لی، پھر اس چھری کو چھوڑ کر دوسری چھری لے لی اور اس سے ذبح کیا، تو جانور حلال

ہو گا۔اور اگر کسی نے تیر ہاتھ میں لیا، تسمیہ پڑھی، پھر وہ تیر رکھ دیا اور اسی تسمیہ کے ساتھ دوسرا تیر پھینکا (تو یہ جائز نہیں ہو گا)۔اور دونوں کے درمیان فرق یہ ہے کہ اختیاری ذبح میں تسمیہ ذبح پر مشروع ہوتی ہے، آلہ پر نہیں، اور یہاں ذبح تبدیل نہیں ہوا بلکہ صرف آلہ بدلا ہے۔
(المحیط البرہانی، کتاب الذبائح، جلد06، صفحہ81، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

تکبیر کہنے کے بعد فی الفور یعنی مجلس حقیقتاً یا حکماً تبدیل ہونے سے پہلے پہلے ذبح کرنا ضروری ہے، فاکہۃ البستان اور در مختار میں ہے:" واللفظ للآخر: (والمعتبر) (الذبح عقب التسمية قبل تبدل المجلس)"ترجمہ: اور معتبر یہ ہے کہ تسمیہ کے بعد، مجلس بدلنے سے پہلے ذبح واقع ہو۔

رد المحتار میں اس کے تحت ہے:"(قوله قبل تبدل المجلس) أي حقيقة أو حكما كالفاصل الطويل كما يأتي فافهم: قال الزيلعي: حتى إذا سمى واشتغل بعمل آخر من كلام قليل أو شرب ماء أو أكل لقمة أو تحديد شفرة ثم ذبح يحل، وإن كان كثيرا لا يحل لأن إيقاع الذبح متصلا بالتسمية بحيث لا يتخلل بينهما شيء لا يمكن إلا بحرج عظيم فأقيم المجلس مقام الاتصال، والعمل القليل لا يقطعه والكثير يقطع اهـ (قوله لأن الفعل يتعدد) فيتبدل به المجلس حكما"ترجمہ: مصنف کا قول: "مجلس بدلنے سے پہلے" یعنی حقیقتاً یا حکماً مجلس نہ بدلے، جیسے درمیان میں طویل وقفہ آجانا، جیسا کہ آگے آئے گا، اسے سمجھ لو۔علامہ زیلعی نے فرمایا: یہاں تک کہ اگر کسی نے تسمیہ پڑھی، پھر کسی دوسرے کام میں مشغول ہو گیا، مثلاً تھوڑی گفتگو کر لی، پانی پی لیا، ایک لقمہ کھا لیا، یا چھری تیز کر لی، پھر ذبح کیا تو جانور حلال ہو گا۔ لیکن اگر وقفہ زیادہ ہو تو حلال نہ ہو گا؛ کیونکہ تسمیہ کے ساتھ ذبح کو اس طرح متصل کرنا کہ دونوں کے درمیان کوئی چیز حائل نہ ہو، بہت بڑی مشقت کے بغیر ممکن نہیں، اس لیے مجلس کو اتصال کے قائم مقام قرار دیا گیا۔اور تھوڑا عمل مجلس کو نہیں توڑتا، جبکہ زیادہ عمل مجلس کو توڑ دیتا ہے۔اور مصنف کا قول:"کیونکہ فعل متعدد ہو جاتا ہے"یعنی اس تعددِ فعل کی وجہ سے حکماً مجلس بدل جاتی ہے۔

(ردالمحتار علی الدر المختار، کتاب الذبائح، جلد06، صفحہ302، دار الفکر، بیروت)

طوالع الانوار علی الدر المختار میں **علامہ محمد عابد بن احمد بن علی بن یعقوب سندھی الانصاری رحمۃ اللہ علیہ** (سالِ وفات / 1257ھ) لکھتے ہیں: "ان قول الماتن "قبل تبدل المجلس "یراد منہ عدم طول الفاصل اذ لا عبرۃ بالمجلس بل بطول فاصل و قصرہ "ترجمہ: ماتن کے قول: "مجلس بدلنے سے پہلے" سے مراد دراصل وقفہ کا زیادہ طویل نہ ہونا ہے؛ کیونکہ اعتبار خود مجلس کا نہیں، بلکہ وقفہ کے طویل یا مختصر ہونے کا ہے۔

(طوالع الانوار علی الدر المختار، کتاب الذبائح، جلد14، صفحہ402، ماخوذ از مخطوط)

راجح و مختار للفتوی یہی ہے کہ دیکھنے والا اگر اس فاصلے کو کثیر شمار کرے تو کثیر ورنہ قلیل شمار ہو گا، خلاصۃ الفتاوی، فتاوی عالمگیری اور محیط برہانی میں ہے: " واللفظ للآخر: وليس في ذلك تقدير بل ينظر فيه إلى العادة إن استكثر الناس في العادة يكون كثيراً وإن كان يعد قليلاً فهو قليل". ترجمہ: اور اس میں کوئی متعین مقدار نہیں ہے، بلکہ اس بارے میں عرف اور عادت کو دیکھا جائے گا۔ چنانچہ جس چیز کو لوگ عادتاً زیادہ شمار کریں وہ زیادہ ہو گی، اور جسے کم شمار کریں وہ کم ہو گی۔ (المحیط البرھانی، کتاب الذبائح، جلد06، صفحہ82، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

اسی قول کی وجہ ترجیح نقل کرتے ہوئے فاکہۃ البستان میں **علامہ مخدوم محمد ہاشم بن عبد الغفور سندھی حنفی رحمۃ اللہ علیہ** (سالِ وفات / 1174ھ) لکھتے ہیں: "وھو المختار للفتوی کذفی تحفۃ الفقہ و مختار الفتاوی و یوافقہ مافی التاتارخانیۃ: انہ لیس فی ذلک تقدیر بل ینظر فیہ الی العادۃ ان استکثرہ الناس فی العادۃ یکون کثیرا وان کانت تعدہ قلیلا فھو قلیل" ترجمہ: اور یہی فتویٰ کے لیے مختار قول ہے، جیسا کہ تحفۃ الفقہ اور مختار الفتاویٰ میں مذکور ہے۔ اور اسی کی تائید تاتارخانیہ کی اس عبارت سے بھی ہوتی ہے کہ اس میں کوئی متعین مقدار نہیں، بلکہ اس بارے میں عرف وعادت کو دیکھا جائے گا۔ چنانچہ جس چیز کو لوگ عادتاً زیادہ شمار کریں وہ زیادہ ہو گی، اور جسے

کم شمار کریں وہ کم ہو گی۔ (فاکہۃ البستان، کتاب الذبائح، جلد 01، صفحہ 258، دار الفتح)

بہار شریعت میں **صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ** (سالِ وفات/1367ھ) لکھتے ہیں: "بسم اللہ کہنے اور ذبح کرنے کے درمیان طویل فاصلہ نہ ہو اور مجلس بدلنے نہ پائے اگر مجلس بدل گئی اور عمل کثیر بیچ میں پایا گیا تو جانور حلال نہ ہوا۔ ایک لقمہ کھایا یا ذرا سا پانی پیا یا چھری تیز کرلی یہ عمل قلیل ہے جانور اس صورت میں حلال ہے۔"

(بہار شریعت، حصہ 15، جلد 03، صفحہ 318، مکتبۃ المدینہ کراچی)

عمل کثیر اور عمل قلیل کی وجہ وعلت پر گفتگو کرتے ہوئے بدائع الصنائع میں **ملک العلماء، علاء الدین امام ابو بکر بن مسعود کاسانی حنفی رحمۃ اللہ علیہ** (سالِ وفات/587ھ) لکھتے ہیں: " لأن زمان ما بين التسمية والذبح إذا كان يسيرا لا يعتد به؛ لأنه لا يمكن التحرز عنه فيلحق بالعدم ويجعل كأنه سمى مع الذبح وإذا كان طويلا يقع فاصلا بين التسمية والذبح فيصير كأنه سمى في يوم وذبح في يوم آخر فلم توجد التسمية عند الذبح متصلة به.

"ترجمہ: اس لیے کہ تسمیہ اور ذبح کے درمیان کا زمانہ جب تھوڑا ہو تو اس کا اعتبار نہیں کیا جاتا؛ کیونکہ اس سے بچنا ممکن نہیں، لہٰذا اسے معدوم کے قائم مقام قرار دیا جاتا ہے اور ایسا سمجھا جاتا ہے گویا اس نے ذبح کے ساتھ ہی تسمیہ پڑھی ہو۔ اور جب یہ وقفہ طویل ہو جائے تو وہ تسمیہ اور ذبح کے درمیان فاصل بن جاتا ہے، چنانچہ ایسا ہو جاتا ہے جیسے کسی نے ایک دن تسمیہ پڑھی ہو اور دوسرے دن ذبح کیا ہو، لہٰذا ذبح کے وقت تسمیہ اس کے ساتھ متصل نہ پائی گئی۔

(بدائع الصنائع، کتاب الذبائح والصیود، جلد 05، صفحہ 49، دار الکتب العلمیۃ)

اگر بھول کر کسی مسلمان نے تکبیر نہیں پڑھی تو بھی ذبیحہ حلال ہے؛ کہ اس صورت میں اعتقادِ مسلم ہی تکبیر کے قائم مقام ہے، محیط رضوی میں ہے: " وإن تركها ناسيا يحل؛ لأن النبي عليه السلام سئل عن من ذبح وترك التسمية ناسيا فقال: "كلوه"، فإن ذكر اسم الله

تعالى في قلب كل امرئ مسلم ولأن الشرع أقام اعتقاد التسمية مقامها في حق الناسي المعذور ولم يوجد منه قصد الترك لا يدل على إقامة اعتقاد التسمية مقامها في التعمد لترك التسمية المعرض عنها. "ترجمہ: اور اگر کسی نے بھول کر تسمیہ چھوڑ دی تو جانور حلال ہوگا؛ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جس نے ذبح کرتے وقت بھول کر تسمیہ چھوڑ دی تھی، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "اسے کھالو"۔ اس لیے کہ ہر مسلمان کے دل میں اللہ تعالیٰ کا نام موجود ہوتا ہے۔ اور شریعت نے معذور بھولنے والے کے حق میں تسمیہ کے اعتقاد کو خود تسمیہ کے قائم مقام قرار دیا ہے۔ اور بھولنے والے سے قصداً ترکِ تسمیہ نہیں پایا گیا، لہٰذا یہ اس بات پر دلالت نہیں کرتا کہ جان بوجھ کر تسمیہ چھوڑنے والے، جو اس سے اعراض کرنے والا ہو، اس کے حق میں بھی صرف اعتقادِ تسمیہ کو کافی قرار دیا جائے۔ (المحیط الرضوی، کتاب الذبائح، جلد06، صفحہ50، دار الکتب)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــــــہ

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

محمد ساجد عطاری

الجواب صحیح

مفتی ابو الحسن محمد ھاشم خان عطاری

17 ذو الحجۃ الحرام 1447ھ/03 جون 2026ء

فوڈز، ڈرنکس، کاسمیٹکس اور دیگر مصنوعات کی شرعی حیثیت جاننے کے لیے آپ حلال ریسرچ اینڈ ایڈوائزری کونسل کا وزٹ کرسکتے ہیں یا ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں

halal@daruliftaahlesunnat.net

ایڈریس: 171، E1 بلاک، جامع مسجد فیضان نوری رضوی جوہر ٹاؤن، لاہور پاکستان